

105321- برادری کا رشتہ نہ ہونے کی بنا پر والد نے دینی رشتہ ٹھکرا دیا

سوال

میں انیس برس کی ہوں، میرے لیے ایک دینی اور صوم و صلاۃ کے پابند نوجوان کا رشتہ آیا، میں نے استخارہ بھی کیا اور میرا دل اس رشتہ پر مطمئن اور موافق ہے، لیکن میرے والد صاحب نے صرف اس بنا پر یہ رشتہ ٹھکرا دیا کہ یہ ہماری برادری سے تعلق نہیں رکھتا۔

میں نے اس سلسلہ میں والد صاحب سے بات کی کہ اللہ کے ہاں کسی عربی اور عجمی کا فرق نہیں صرف تقویٰ کا فرق ہے، اور میں عفت و عصمت کی محتاج ہوں، تو والد صاحب نے مجھے بے شرم اور بے حیاء قرار دیا کہ میں کنواری ہو کر بھی اس رشتہ پر موافقت طلب کر رہی ہوں۔

حالانکہ مجھے علم ہے کہ اس طرح کے دینی مسائل میں وضاحت کرنی چاہیے شرمنا نہیں چاہیے، لیکن والد صاحب نے مجھے بہت شدید زد کوب کیا تو میں نے انہیں کہا: اللہ تعالیٰ اس ظلم پر راضی نہیں، موافقت اور رضامندی میرا حق ہے، تو والد صاحب نے جواب دیا کہ شریعت اسلامیہ غیر برادری میں شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتی تاکہ مشکلات پیدا نہ ہوں۔

حالانکہ میں اپنی برادری میں بالکل شادی نہیں کرنا چاہتی کیونکہ ان میں اکثر مشکلات رہتی ہیں، اور ان میں افہام و تقسیم جیسی کوئی چیز نہیں ہے، میں نے والد صاحب سے کہا کہ وہ علماء کرام سے دریافت کریں اگر حق ان کے ساتھ ہے تو میں ان کی رائے کے مطابق شادی کر لوں گی، لیکن اگر مجھے اختیار کا حق ہے تو پھر میں اسی نوجوان سے شادی کروں گی...

میرے والد صاحب دین پر عمل کرنے والے ہیں وہ صرف برادری کو راضی کرنے کے لیے انکار کر رہے ہیں، کہ مجھے راضی کر کے ساری برادری اور خاندان کو ناراض نہیں کر سکتے، برائے مہربانی مجھے اس سلسلہ میں فتویٰ عنایت فرمائیں جسے والد صاحب بھی دیکھیں گے، اور کوئی نصیحت بھی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

جسور فقہا کرام نکاح میں کفائۃ یعنی برابری کی شرط رکھتے ہیں، لیکن ان کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ اس میں معتبر صفات کیا ہوں گی، کچھ فقہاء نسب کا اعتبار کرتے ہیں کہ نسب ایک جیسا ہو، اور کچھ صنعت و حرفت کی برابری کی شرط لگاتے ہیں، اور کچھ نے مالداری و آسانی کی شرط رکھی ہے۔

لیکن اس میں راجح یہی ہے کہ دینی برابری ہونی چاہیے اس لیے کوئی کافر شخص کسی مسلمان عورت سے شادی نہیں کر سکتا، اور نہ ہی فاسق و فاجر شخص کسی عفت و عصمت رکھنے والی عورت سے۔

اس مذہب کے دلائل بیان کرتے ہوئے ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح میں برابری و کفائۃ کے حکم کے متعلق فصل"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

(اے لوگو ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہارے کنبے قبیلے اور برادریاں اس لیے بنائی ہے تاکہ تم ایک دوسرے کی پہچان کر سکو، یقیناً تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ و پرہیزگاری والا ہے) الحجرات (13)۔

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

۔ {یقیناً سب مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں}۔ الحجرات (10).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

۔ {مومن مرد اور مومنہ عورتیں ایک دوسرے کے دوست و ولی ہیں}۔ التوبہ (71).

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ اس طرح ہے :

۔ {چنانچہ اللہ رب العزت نے ان کی دعا قبول کر لی کہ میں کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل ضائع نہیں کرونگا، چاہے وہ عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت، تم ایک دوسرے میں سے ہو}۔
آل عمران (195).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر فضیلت ہے، اور نہ ہی کسی سفید کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو سفید پر فضیلت حاصل ہے، مگر تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ، سب لوگ آدم کی اولاد ہیں، اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے ہیں"

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بنو فلاں میرے اولیاء و دوست نہیں، بلکہ میرے اولیاء و دوست تو متقی و پرہیزگاری ہیں وہ جہاں بھی ہوں اور جیسے بھی ہوں"

اور ترمذی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اگر تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو تم اس سے (اپنی ولایت میں موجود لڑکی کی) شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر زمین میں بہت لبا چوڑا فتنہ و فساد پیا ہو جائیگا۔"

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اگر اس میں کچھ ہو تو؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا:

"اگر تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو"

اور بنی بیاضہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابوہند کا نکاح کر دو، اور اسے نکاح میں اپنی بیٹی دو، حالانکہ وہ حجام تھا"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش جو کہ قریشی خاندان سے تعلق رکھتی تھی کی شادی اپنے مولا اور غلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی، اور بنو نضر جو کہ قریش خاندان کا ایک قبیلہ ہے کی عورت فاطمہ بنت قیس کی شادی اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی۔

اور اسی طرح بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے کی۔

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور طیب و پاکیزہ عورتیں طیب و پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور طیب و پاکیزہ مرد طیب و پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں﴾۔ النور (26)۔

﴿اور اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نکاح کر کے تم انصاف نہ کر سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو﴾۔ النساء (3)۔

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس کا متقاضی ہے کہ برابری میں اصلاً اور کمالات و نونوں لحاظ سے دین کی برابری کا لحاظ رکھا جائیگا، اس لیے کوئی مسلمان عورت کسی کا فر مرد سے شادی نہیں کریگی، اور نہ ہی کوئی عفت و عصمت کی مالک عورت کسی فاسق و فاجر شخص سے شادی کریگی۔

کتاب و سنت نے برابری میں اس کے علاوہ کوئی اور چیز معتبر نہیں رکھی، کیونکہ کتاب و سنت میں کسی مسلمان عورت کا کسی زانی شخص سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا ہے اور حسب و نسب اور صنعت و حرفت کا اعتبار نہیں کیا، اور نہ ہی مالدار اور آزاد کا اعتبار کیا ہے۔

اس لیے کسی غلام شخص کا کسی حسب و نسب رکھنے والی آزاد عورت سے نکاح جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت و عصمت رکھنے والا ہو، اسی طرح کتاب و سنت نے غیر قریشی شخص کے لیے قریشی خاندان کی عورتوں سے شادی کرنا جائز قرار دیا ہے، اور غیر ہاشمی خاندان کے اشخاص کی شادی ہاشمی خاندان کی عورتوں سے جائز ہے، اور اسی طرح فقراء و مساکین مردوں کی شادی مالدار عورتوں سے کرنا جائز کیا ہے۔ انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (144/5)۔

کفاءة اور برابری میں صرف دین کا اعتبار کیا جائیگا یہی قول عمر اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور محمد بن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے مروی ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ نے بالجزم یہی کہا ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم رحمہم اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔

دیکھیں: المغنی (27/7) الموسوعة الفقهية (271/34) حاشیة الدسوقی (249/2) اور الفتاویٰ الہندیہ (290/1) تحفۃ المحتاج (280/7) کشف القناع (67/5)۔

اس اگر عورت کے لیے ایسا رشتہ آنے جس کا دین اور اخلاق پسند اور صحیح ہو تو یہ رشتہ رد نہیں کیا جائیگا؛ جیسا کہ حدیث میں وارد ہے، چاہے وہ برادری سے تعلق رکھتا ہو یا غیر برادری یعنی کسی دوسری برادری اور قبیلہ سے تعلق رکھے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس میں وہ بھی شامل ہے جو آج کل لوگوں میں رواج پاچکا اور رسم بن چکی ہے کہ اب قبیلہ سے تعلق رکھنے والی عورت کسی خضیری شخص سے شادی نہیں کرتی، اور خضیری شخص کسی قبیلہ سے تعلق رکھنے والی عورت سے شادی نہیں کرتا۔"

تو حلال کے حصول کی کوشش و سعی میں ہے اور عفت و عصمت چاہتی ہے۔

جب نسب اور برادری میں تشدد اور سختی کرنا کہ برادری سے باہر رشتہ نہ کرنا ایک غلط اور بری عادت ہے جو لوگوں کی فکر اور سوچ سے محو کرنا ضروری ہے، جیسا کہ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں، تو پھر باپ کو اپنے خاندان کے کچھ افراد کے اعتراض کی طرف ملتفت نہیں ہونا چاہیے۔

بلکہ اس کا غیر قبیلی اور غیر برادری شخص کا رشتہ قبول کرنا اور اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دینا اس بری عادت کو محو کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔

اس عادت کی بنا پر معاشرے میں کتنی خرابیاں پیدا ہوئی ہے، اور کتنی ہی لڑکیاں شادی کی عمر کی حد سے تجاوز کر چکی ہیں، اور غیر شادی شدہ لڑکیوں کی کثرت ہو چکی ہے اور اسی طرح طلاق کی کثرت ہو گئی ہے؛ کیونکہ یہاں قبیلہ اور برادری کو دیکھا جا رہا ہے، اور اس کی مانی جا رہی ہے، اور آدمی کے دین اور اس کی استقامت کو نہیں دیکھا جا رہا۔

بعض اوقات ہوتا ہے آدمی کسی ایسی عورت سے شادی کر لے جس کی اسے رغبت ہی نہیں، اور اسی طرح کوئی برادری اور قبیلہ کی بنا پر کوئی عورت کسی ایسے مرد سے شادی کر لیتی ہے جس میں اس کی رغبت ہی نہیں ہوتی، تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے مشکلات و پریشانیوں کی صورت میں ہی نکلے گا، اور پھر انجام علیحدگی اور طلاق ہوگا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو رشد و ہدایت اور صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائے، ہمیں اور آپ کو اپنی اطاعت اور اپنی رضامندی و خوشنودی والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم۔